اَلْفَضْلُ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

نمبر ۸۳۵ رجسٹرڈ ایل

تار کا پتہ الفضل قادیان بٹالہ

THE ALFAZL QADIAN

اخبار ہفتہ میں تین بار

فی پرچہ تین پیسے

ایڈیٹر غلام نبی

الفضل قادیان

جماعت احمدیہ کا مسلمہ ارگن جسے (۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح ثانی نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر ۳۰ — مورخہ ۱۸ ستمبر ۱۹۲۴ء یوم پنجشنبہ مطابق ۱۸ صفر ۱۳۴۳ھ — جلد ۱۲

مدینۃ المسیح

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے خیر و عافیت ہے۔

حضرت امیر مولانا مولوی شیر علی صاحب اور دیگر بزرگان سلسلہ بخیر و عافیت ہیں۔ اور خدمات دین میں مصروف ٭

ہیضہ کی کچھ نہ کچھ شکایت ابھی باقی ہے۔

گذشتہ ہفتہ بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی کے جو نوشتہ خطوط مشتمل بر حالات سفر حضرت خلیفۃ المسیح آئے۔ وہ جناب مولوی عبد المغنی صاحب نے عام اجتماع میں سنائے۔ ان خطوط سے حالات مرتب کر کے انشاء اللہ آیندہ شائع کئے جائینگے۔

حضرت خلیفۃ المسیح اور حضور کے خدام کی لنڈن سے چلی ہوئی ڈاک ۱۶ ستمبر کو پہلی دفعہ پہنچی ہے

نظم

نعمت اللہ نے دکھلا دیا قربان ہو کر

(از جناب ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب ناظر اعلیٰ صیغہ ہائے نظارت)

زندہ عشق ہوئے داخل زنداں ہو کر — قرب دلدار ملا۔ یار پہ قرباں ہو کر

سنگ ساری نے کیا حسن دوبالا تیرا — خوبتر ہو گئی یہ زلف پریشاں ہو کر

کشت اسلام کو سینچا ہے لہو سے اپنے — تو نے مخمور خم بادۂ عرفاں ہو کر

دیکھنا! کشتۂ محبوب چلا مقتل کو — پا بجولاں بہ سر شوق خراماں ہو کر

سنگ باری سے ترا نور بجھایا نہ گیا — ذرہ ذرہ چمک اٹھا مہ تاباں ہو کر

حرف آنے نہ دیا صدق و وفا پر اپنے — سہہ لیا جور عدا خرم و خنداں ہو کر

مذہب عشق کی دنیا سے نرالی ہیں رسوم — زندگی ملتی ہے اس راہ میں بیجاں ہو کر

سرخرو دو نو جہانوں میں ہوئے تم واللہ — داخل میکدۂ بزم شہیداں ہو کر

لوگ کہتے تھے رہِ قربِ الٰہی کیا ہے؟
حق بھی مٹتا ہے تعدی سے کہیں اے ظالم
تُو نے کہلا کے مسلمان وہ غداری کی
ہرگز اِس حزبِ الٰہی سے نہ رکھنا امید
سالکِ راہِ محبت سے یہ ممکن ہی نہیں
آرہی ہے یہ ہمیں خونِ شہید اں کی صدا
وہ بھی دن آتے ہیں جب ڈھونڈینگے شاہانِ جہاں

نعمت اللہ نے دکھلا دیا۔ قرباں ہوکر
خود ہی مٹ جائیگا تو دستِ گریباں ہوکر
رہ گئے گبر بھی انگشت بدنداں ہوکر
ترک کر دیں گے یہ تبلیغ۔ ہراساں ہوکر
جان دینے سے ڈرے۔ عاشقِ جاناں ہوکر
آئے امدادِ خدا ہمتِ مرداں ہوکر
برکتیں رختِ مسیحا سے مسلماں ہوکر

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی علالت طبع

حد سے بڑھی ہوئی محنت کرنے اور مشقت سفر جھیلنے سے

بعض بداندیشانِ سلسلہ مشہور کر رہے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح محض سیر و سیاحت اور نمائش دیکھنے کے لئے یورپ گئے ہیں۔ ان پر حجت ملزمہ قائم کرنے کے لئے حضور کے ایک پرائیویٹ خط سے مندرجہ ذیل الفاظ بہ اجازت حضرت مولانا شیر علی صاحب امیر جماعت ہمذا نقل کئے جاتے ہیں۔ تا معلوم ہو۔ کہ حضور کی صحت پر اس سفر اور متواتر محنت سے کس قدر سخت اثر پڑا ہے۔ اور کن حالات میں سے حضور گذر رہے ہیں۔ اور باوجود اس کے تبلیغ اور اپنے مقصد سفر کے متعلق آپ برابر کام کئے جارہے ہیں (اکمل)

"پچھلے دنوں سخت موسم گرما میں رات کو کام کرنے کی وجہ سے میری صحت پہلے سے خراب ہو چکی تھی۔ جہاز پر موسم کی خرابی کی وجہ سے اور زیادہ خراب ہو گئی۔ اس کے بعد شام کے سفر میں بیت المقدس پر مجھے پہلے اسہال شروع ہوئے۔ بعد میں پیچش ہو گئی۔ جس کی وجہ یہ تھی۔ کہ اخراجات کو حد میں رکھنے کے لئے مَیں نے کھانا ہمیشہ بازار سے منگوایا۔ اور ہوٹلوں میں انتظام نہیں کیا۔ کیونکہ مصر میں مجھے معلوم ہو چکا تھا کہ دمشق کے خرچ کا اندازہ بالکل غلط تھا۔ چند دنوں کے لئے سفر کرنے والے لوگوں کے لئے ملک یورپ سے زیادہ مہنگے ہیں۔ ہوٹل یورپ کے وہاں سے سستے ہیں۔ بازار کا کھانا اس قدر بودا راؤ خراب تھا۔ کہ ہمارے ملک کے چوہڑے بھی شاید اس کے کھانے سے انکار کر دیں۔ کیونکہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ صدیوں سے صبح کا بچا ہوا شام کے کھانے میں اور شام کا بچا ہوا صبح کے کھانے میں ملاتے چلے آتے ہیں۔ حتیٰ کہ اس میں تعفن پیدا ہو جاتا ہے۔ باقی شہروں میں بھی بازار میں کھانا خراب ہوتا ہے۔ مگر بیت المقدس کے کھانے کا یہ حال تھا۔ چونکہ تھکے ہوئے آئے تھے اسی کو تھوڑا تھوڑا کھا لیا۔ اس سے مَیں بیمار ہو گیا۔ اور بعد میں پرہیز بھی نہیں ہو سکا۔ کیونکہ سفر یا کام دونوں میں سے ایک سے پالا پڑا رہتا تھا۔ دن میں دس دس اسہال آتے رہے۔ اور پیچش کی حالت ایسی سخت ہو گئی۔ کہ کھایا ہوا بالکل اسی صورت میں نکل جاتا تھا۔ میری عادت ہے کہ اگر اکٹھے ہوں۔ تو میں اپنے لئے خاص انتظام کو برداشت نہیں کر سکتا اور میں اسے اسوۂ حسنہ کے خلاف سمجھتا ہوں! و رشیطان انسان کے مجری الدم میں چلتا ہے۔ ڈرتا ہوں کہ کوئی نادان بیماری کو نظر انداز کر کے اسے ذاتی فوقیت کی طرف منسوب کر دے۔ غرض پیٹ کی حالت ایسی خراب ہو گئی۔ کہ جگر کا فعل بالکل جاتا رہا۔ اور مقام اجابت کے پاس جگر کی خرابی کی وجہ سے ورم ہو کر آخر اس میں پیپ پڑ گئی۔ اور چیرے (اپریشن) سے اسے صاف کرنا پڑا۔ جب جہاز میں سوار ہوئے۔ ڈاکٹر کو بلایا گیا۔ اور خدا اس کا بھلا کرے کہ اس نے پھر میری نہیں سُنی۔ نہ ڈاکٹر صاحب کی چارپائی پر لٹا کر دو دن کا قریباً فاقہ دیا۔ جلاب دیا۔ اینمہ دن میں دو دو دفعہ کرانا شروع کیا۔ اس سے یہ فرق ہو گیا۔ کہ دل پر جو سخت بد اثر تھا۔ اور زہر جذب ہو رہا تھا اس میں فرق ہو گیا۔ اب بھی چار پانچ دفعہ اسہال ہو جاتے ہیں۔ اور آؤں بھی ہے۔ مگر پہلے سے فرق ہے۔ غرض اسوقت ناقابل کار حالت میں ہوں۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ اگر دمشق کی طرح ولایت میں بھی محنت ہوئی۔ تو ناقابل علاج طور پر میری صحت کو نقصان پہنچ جانے کا خطرہ بلکہ غالب گمان ہے۔"

یہ خط ۱۹ اگست ۱۹۲۴ء کا لکھا ہوا ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ وہی خدا جس کی راہ میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نکلے ہیں۔ اور جس کی رضا جوئی کے لئے حضور اپنے آرام و آسائش حتیٰ کہ صحت کی بھی کوئی پروا نہیں کر رہے درانحالیکہ طبیعت روز بروز کمزور ہو رہی ہے۔ وہی شافی مطلق حضور کو کلی صحت بخشے۔ اور دنیا میں اپنا منشاء پورا کرنے کے لئے حضور کو ذریعہ بنائے۔

اراضیات کاشی پور کے متعلق شکایات کرنیوالوں کو اطلاع

اراضیات کاشی پور کے متعلق جن لوگوں کی شکایات تحریری دفتر امور عامہ میں آئی تھیں۔ ان کی تحقیقات کے لئے جناب چودھری غلام احمد خان صاحب وکیل ہائیکورٹ پنجاب کو قادیان سے مراد آباد بھیجا گیا ہے۔ جہاں آج کل تقسیم اراضیات کا دفتر ہے۔ چودھری صاحب موصوف مراد آباد میں ۲۰ ستمبر ۱۹۲۴ء تک ٹھہرینگے شکایت کنندگان میں سے جو صاحب اس عرصہ میں مراد آباد پہنچ سکتے ہوں۔ وہ تشریف لے جاسکتے ہیں۔ تاکہ فریقین کے مواجہہ میں تحقیقات ہو سکے۔

نوٹ:۔ کمیٹی اراضیات کا دفتر مراد آباد کاشی پور ہے اگر مراد آباد نہ ملیں۔ تو کاشی پور پہنچ جاویں۔ والسلام

فضل الدین۔ قائمقام ناظر امور عامہ قادیان

وصیت کرنیوالوں کیلئے اعلان

(از ضمیمہ متعلقہ رسالہ الوصیت)

"ہر ایک صاحب جو رسالہ الوصیت کی پابندی کا اقرار کریں۔ ضروری ہو گا کہ وہ ایسا اقرار کم از کم دو گواہوں کی ثبت شہادت کے ساتھ اپنے زمانہ قائمی ہوش و حواس میں انجمن کے حوالہ کریں۔ اور تصریح سے لکھیں کہ وہ اپنی کل جائداد منقولہ اور غیر منقولہ کا دسواں حصہ اشاعت اغراض سلسلہ احمدیہ کے لئے بطور وصیت یا وقف دیتے ہیں۔ اور ضروری ہو گا کہ وہ کم سے کم دو اخباروں میں اسکو شائع کر دیں"۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مضمون ہے جو حضور نے ضمیمہ متعلقہ رسالہ الوصیۃ میں درج فرمایا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ

الفضل (بسم اللہ الرحمن الرحیم)

یوم پنجشنبہ - قادیان دار الامان - ۱۸ ستمبر ۱۹۲۴ء

مولوی نعمت اللہ خان صاحب کا قتل اور حکومت کابل

شہید کے متعلق حکومت کا بیان،

مرحوم کو محض احمدی ہونے کی وجہ سے سنگسار کیا گیا

مسلمان اخبارات کیا اس سانحہ ظلم عظیم کے خلاف آواز اٹھائیں گے

مولوی نعمت اللہ خان صاحب احمدی کا قتل جو حکومت کابل نے محض ان کے احمدی ہونے کی وجہ سے کیا ہے۔ اس قدر ظالمانہ اور سفاکانہ ہے کہ ہندوستان کے وہ مسلمان اخبارات جنہیں نہ صرف سلسلہ احمدیہ سے کسی قسم کی ہمدردی نہیں۔ بلکہ اس کی مخالفت میں ایڑی سے لے کر چوٹی تک کا زور لگاتے رہتے ہیں۔ وہ بھی اس کی وجہ شہید مرحوم کا احمدی ہونا تسلیم کرنے سے انکار کرتے اور کابل کے اس ظلم کی پردہ پوشی کے لئے اپنے وہم اور قیاس سے گھڑ کے اس کا باعث سیاسی وجہ ٹھہراتے رہے ہیں۔ چنانچہ احمدیت کے مشہور بدخواہ اخبار "زمیندار" نے لکھا:-

"یہ دعویٰ ہرگز قابل اعتبار نہیں کہ نعمت اللہ خان محض احمدی ہونے کی وجہ سے سنگسار کیا گیا۔ جہاں تک ہمارا قیاس کام دیتا ہے۔ اس کی سنگساری کے وجوہ سیاسی ہونگے۔ اور وہ کسی ایسی سازش یا کسی ایسے منصوبے میں مصروف پایا گیا ہوگا جس سے حکومت افغانستان کو بالواسطہ یا بلاواسطہ کوئی نقصان پہنچنے کا احتمال ہو" (۱۰ ستمبر)

اسی طرح اخبار "سیاست" (۸ ستمبر) نے لکھا:-

"دیکھنا یہ ہے کہ آیا قادیانی صاحب کو محض احمدیت کی وجہ سے سنگسار کرایا گیا ہے یا اس کی تہ میں کوئی راز ہے"

"افغانستان میں کسی شخص کو اختلاف مذہب کی بناء پر کوئی تکلیف نہیں دی جاتی۔ ضرور ہے کہ مولوی نعمت اللہ خان صاحب نے کوئی ایسی حرکت کی ہوگی۔ جس کی سزا یہی ہوگی۔ کہ ان کو سنگسار کرا دیا جائے"

اخبار "مسلم راجپوت" (۱۰ ستمبر) نے اس واقعہ پر رائے زنی کرتے ہوئے لکھا:-

"افغانستان میں جب سے امیر امان اللہ خان تخت نشین ہوئے ہیں۔ پہلا سا مذہبی تعصب نہیں رہا۔ سب مذہب کے لوگوں کو آزادی حاصل ہے۔ ہندو اور سکھ آزادانہ اپنی مذہبی رسوم ادا کرتے ہیں۔ اور اپنے اپنے عقیدہ کے مطابق عبادت کرتے ہیں۔ کسی قسم کا تعرض نہیں۔ تو باور نہیں آتا۔ کہ کسی شخص کو محض اس وجہ سے کہ وہ احمدی عقیدہ رکھتا ہے۔ سنگسار کرنے کا حکم صادر ہوا ہو۔ ممکن ہے۔ کہ اس سے کوئی اور شدید جرم سرزد ہوا ہو۔ اور احمدی ہونے کی وجہ سے یہ خیال کر لیا گیا ہو۔ کہ اس کو احمدی ہونے کی وجہ سے یہ سزا دی گئی ہے"

لکھنؤ کے اخبار "ہمدم" نے تو حد ہی کر دی۔ اور سب سے آگے قدم بڑھاتے ہوئے ایک انگریزی اخبار کی بناء پر مولوی نعمت اللہ خان صاحب شہید مرحوم کو خوست کی بغاوت کے بانیوں میں سے ایک بڑا با اثر سرغنہ بھی قرار دیدیا۔ چنانچہ لکھا:-

"نعمت اللہ خان مذکور کا بغاوت خوست میں بہت بڑا حصہ تھا۔ اور چونکہ خوست میں اکثر قبائل احمدی عقائد کے پابند ہیں۔ اس لئے نعمت اللہ خان اور دیگر احمدی مبلغین کی شورش انگیز کوششوں نے اس خطۂ زمین میں آتش بغاوت مشتعل کر دی۔ اور امیر غازی کو حکومت کی فوجی قوت کو اس کے فرو کرنے کے لئے متحرک کرنا پڑا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نعمت اللہ خان کا قتل غالباً مذہبی مخالفت کی وجہ سے نہیں عمل میں آیا ہے۔ بلکہ سیاسی اسباب سے اور ایسی صورت میں احمدی حضرات کی طرف سے اس پر مذہبی رنگ چڑھانے کی جو کارروائی کی جا رہی ہے۔ وہ مناسب نہیں کہی جا سکتی۔ اس لئے کہ امیر غازی کی مذہبی رواداری اور تمام مذاہب کے ساتھ مساویانہ برتاؤ شہرۂ آفاق ہیں۔ اور آج تک آپ کی حکومت پر تعصب کا الزام نہیں لگایا گیا"

مسلمان اخبارات کے ان بیانات سے جو انہوں نے حکومت کابل کی حمایت میں شائع کئے ہیں۔ اتنا تو صاف ظاہر ہے کہ اگر حکومت کابل نے مولوی نعمت اللہ خان صاحب کو صرف احمدی ہونے اور احمدی عقائد کی پابندی کرنے کی وجہ سے سنگسار کرایا ہے تو یہ اس کا انتہا درجہ کا مذہبی تعصب۔ حد درجہ کا ظلم اور انسانیت کے درجہ سے بالکل گرا ہوا فعل ہے۔ اس لئے جہاں ان اخبارات نے متفقہ طور پر شہید مرحوم کے قتل کی وجہ "سیاسی اسباب" "سیاسی منصوبہ" "شدید جرم" وغیرہ قرار دی۔ وہاں امیر کابل کی تعریف و توصیف کے بھی پل باندھ دئے۔ اور اخبار "ہمدم" نے تو یہاں تک لکھ دیا کہ:-

"جس قدر مذہبی آزادی افغانستان میں اس وقت ہے اس کی نظیر یورپ کے متمدن ممالک میں بھی نہیں ملتی"

اخبار "زمیندار" نے مولوی نعمت اللہ خان صاحب کے احمدی ہونے کے باعث قتل نہ ہونے کی یہ وجہ پیش کی کہ:-

"مملکت افغانستان میں صرف مختلف فرق اسلامی کے افراد ہی نہیں۔ بلکہ ہزاروں ہندو بھی آباد ہیں۔ جن کو توحید و رسالت کے عقیدوں سے کوئی تعلق نہیں لیکن اس کے باوجود وہ افغانستان کے روشن ضمیر حکمران کے ماتحت نہایت آرام و آسائش کی زندگی بسر کر رہے ہیں"

اسی طرح اخبار "سیاست" نے یہ دلیل پیش کی کہ:-

"ہندو اور سکھ صاحبان کے ساتھ حکومت افغانستان ایسی عنایت اور شفقت سے پیش آتی ہے۔ کہ اردو اور انگریزی جرائد تک اسے بطور نظیر اور دلیل کے پیش کرتے ہیں۔

اسکے علاوہ حال ہی میں شیعہ بھائیوں نے قندھار میں مجلس عزا منعقد کی۔ اس میں بڑے بڑے مقتدر شیعہ حضرات نے شرکت فرمائی۔ اور غازی اسلام امیر صاحب کے حق میں بصد خشوع و تضرع دعا فرمائی ان حقائق سے روز روشن کی طرح ہویدا ہوتا ہے کہ افغانستان میں کسی شخص کو اختلاف مذہب کی

بناء پر کوئی تکلیف نہیں دی جاتی "۔

اسی قسم کے دلائل اور اخبارات نے بھی پیش کئے۔ لیکن ذیل میں کابل کے سرکاری اخبار حقیقت کا اصل بیان جو شہید مرحوم مولوی نعمت اللہ خان صاحب کے واقعہ شہادت کے متعلق ہے۔ درج کر کے ہم مذکورہ بالا معاصرین سے گذارش کرتے ہیں۔ کہ وہ اسے پڑھیں اور دیکھیں۔ کہ کابل کی حکومت جس میں بقول "ہمدم" یورپ کے متمدن ممالک سے بھی بڑھکر مذہبی آزادی ہے۔ جس میں بقول "زمیندار" نہ صرف مختلف فرقوں کے مسلمان بلکہ توحید و رسالت کے عقیدوں سے کوئی تعلق نہ رکھنے والے لوگ بھی آرام و آسایش کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ جہاں بقول "سیاست" مذہب کی بناء پر کوئی تکلیف نہیں دی جاتی۔ وہاں ایک خدا کو ماننے والے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلمہ پڑھنے والے قرآن کریم کو کامل شریعت تسلیم کرنے والے احکام اسلام کی پوری پوری پابندی کرنیوالے ایک باامن اور بے شر احمدی کے ساتھ محض اختلاف عقائد کی وجہ سے کس قدر وحشیانہ اور ظالمانہ سلوک کیا گیا ہے۔

ذیل میں اول اخبار مذکور کا اصل مضمون فارسی نقل کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد ترجمہ لکھا جائیگا۔

رجم گشتن و سنگسار شدن یکے از اتباع غلام احمد قادیانی

چندے قبل بریں درحدود شیرپور یک نفر ملا نعمت اللہ قادیانی کہ برخلاف عقائد اسلامیہ و مقررات شرعیہ غرائے احمدیہ و ایجابات مذہب حنفیہ امام اعظم علیہ الرحمۃ اظہارات می نمود و مردم را بسوئے اتباع عقائد باطلہ قادیانیہ خویش دعوت ہمی نمود۔ قرار فیصلہ علمائے اعلام و فضلائے کرام محکمہ شرعیہ ابتدائیہ حقوق و جزا و مرافعہ مرکزی کابل و ہیئت عالیہ تمیز وزارت جلیلہ عدلیہ سنگسار گردید۔ در موقع رجم گشتن آں سیاہ روزگار بدکردار یک جم غفیر و جمعیت کثیر اہالی از صنف فشونی و کشوری موجود بودند۔ ایں بدبخت تا دم آخرین ازاں ہرزہ سرائی و یاوہ گوئی ہائے خویش کہ داشت باز نیامد و اگرچہ شرعاً توبہ ہمچہ جنایت کاران مقبول ہم پنداشتہ نمی شود لکن ایں بدآئین نیز جداً بر اقرار ہائے باطلہ خویش ایستادہ بود و تا حین ہلاک تائب نشد۔ بالآخر در ظرف چند ثانیہ بر طبق اوامر دینیہ و قواعد شرعیہ ما طورے زیر باران سنگ گرفتہ شد و رجم گردید کہ بر وجود سراپا مطرودش یک پشتہ از سنگ ریزہا تشکیل یافت بعاً و در ذیل صورت آں فیصلہ شرعیہ را کہ در محاکم عدلیہ افغانیہ نسبت بسنگسار شدن مزبور اصدار یافتہ و ہیئت عالیہ تمیز وزارت عدلیہ نیز آں فیصلہ را تصدیق کناں بموجب آں نعمت اللہ ملعون بہ تحت مجازات گرفتہ شدہ است۔ عیناً نقل میداریم :۔

تسوید فیصلہ محاکم عدلیہ وزارت عدلیہ

بتاریخ ۲۰ اسد سنہ ۱۳۰۳ شمسی مطابق ۹ محرم الحرام سنہ ۱۳۴۳ھ حاضر آمد در محکمہ شرعیہ ابتدائیہ

کابل بقرار ارسالی قومانذانی کوتوالی کابل مجبر باسم و نسب خودش ملا نعمت اللہ ولد امان اللہ ولد میرزا اساکن دہ خوجہ زنخ بنجشیر در عینکہ از جملہ اتباع میرزا غلام احمد قادیانی بودہ از نزد مذکور پرسیدہ شد۔ باآنکہ مقر خود را بمذہب حنفی مذہب بگفت اقرار نمود۔ کہ مرزا غلام احمد مذکور مسیح موعود و مہدی معہود و نبی ظلی است و حضرت عیسیٰ روح اللہ علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام بصورت جسمانی زندہ نمی باشد و نزول شاں از آسمان بصورت جسمانی حق نیست و نیز ہماں معتقدات مذکورہ معتقد است کہ میرزا غلام (قادیانی) و کتابہائے مؤلفہ او ہمہ حق است و خود من نیز ہماں معتقدات مذکور مندرجات کتاب او را حق میدانم و میرزا غلام احمد مذکور اگرچہ نبی صاحب شریعت جدید نیست۔ اما نبی ظلی یعنی فنا فی الرسول است و وحی بر او بدون واسطہ جبرائیلؑ نازل شدہ و الہام را از اسباب علم میدانیم۔ بنابراں از اقرار ہائے ملا نعمت اللہ مذکور ثابت شد۔ کہ نعمت اللہ از اتباع غلام احمد قادیانی است۔ اگرچہ کفر و الحاد و بدعت میرزا غلام احمد مذکور را بشہرۃ و حد متواتر رسیدہ و کتابہائے او کہ بزبان عربی و فارسی و اردو تالیف کردہ مملو از کلماتے است کہ ظاہراً کفر است۔ اما ہمیں کلماتے را کہ بزبان خود اقرار و بقلم تحریر داشتہ بقرار اصول مذہب امام ابوحنیفہ نعمان رحمۃ اللہ علیہ و قواعد عقائد اہلسنت و جماعت ملا نعمت اللہ مذکور بظاہر الفاظ و اعتقاد داشتن و بحقیت کتابہائے مذکور کافر و نسبت بتاویلات او ملحد و مبتدع دانسته گفتہ می شود۔ چنانچہ خود مذکور نیز اقرار بدعت خود کردہ و حکم مذکور بقرار اصول مذہب ابوحنیفہ (رح) قتل است۔ چنانچہ قبل ازیں در عصر اعلیحضرت امیر سعید شہید بر یک نفر عبداللطیف نام تابع قادیانی مذکور نیز ہمیں حکم از طرف علمائے وقت شدہ و اجرائے آں نمودہ بودند و توبہ آں مسقط قتل او نمی شود۔

امضا اہالی مرافعہ مرکزی ولایت کابل اینکہ چوں فیصلہ ہذا قاعدۃً بذریعہ قومانذانی محکمہ شرعیہ مرافعہ فرستادہ بنابراں خود نعمت اللہ مذکور نیز بہ محکمہ ہذا حاضر گردید۔ مطابق بمندرجہ فوق اقرار نمود و علاوہ براں اقرار نمود کہ علماء عقائد اہل سنت و جماعت را کہ مسئلہ نزول عیسیٰ روح اللہ را بصورت جسمانی گفتہ اند آنہا را درہمیں مسئلہ مخطی میدانیم۔ کسانے را کہ از اہل تفاسیر اسلام برفع عیسیٰ روح اللہ علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام معتقد اند و قبول کردہ اند مخطی می دانم :۔

فلہٰذا ایں خادم شرع شریف حکم فیصلہ ہذا را صحیح دانستہ امضاء بصحت آں کردیم۔ فقط تحریر یوم دو شنبہ ۱۶ محرم الحرام سنہ ۱۳۴۳ھ مطابق ۲۷ اسد سنہ ۱۳۰۳ شمسی

فیصلہ مذکور در ہیئت عالیہ تمیز بملاحظہ رسید و علم آوری شد۔ فیصلہ مذکور بہ اصول محاکمات شرعیہ مطابق فوق است۔ نعمت اللہ مذکور بحضور جمع غفیر رجم و سنگسار کردہ شود "۔

ترجمہ

مرزا غلام احمد قادیانی کے ایک مرید کی سنگساری

اخبار حقیقت کا نوٹ

چند دنوں کا واقعہ ہے کہ شیرپور (کابل) میں ایک شخص ملا نعمت اللہ قادیانی کو جو اسلامی عقائد اور شریعت محمدیہ کے اصول اور حنفی مذہب کی تعلیمات کے خلاف خیالات کا اظہار کرتا تھا۔ اور لوگوں کو اپنے قادیانی عقائد باطلہ کی اتباع کی دعوت کیا کرتا تھا۔ مطابق فیصلہ علماء اعلام و فضلائے کرام محکمہ شرعیہ ابتدائیہ حقوق و جزا و فیصلہ مرافعہ مرکزی کابل و فیصلہ عدالت عالیہ تمیز وزارت جلیلہ عدلیہ سنگسار کیا گیا ہے اس سیاہ روزگار بدکردار کی سنگساری کے موقع پر ملکی اور فوجی لوگوں کی ایک بڑی جماعت اور ایک جم غفیر موجود تھا :۔

یہ بدبخت تا دم آخرین اپنی ان ہرزہ سرائیوں اور یاوہ گوئیوں سے جن کا وہ معتقد تھا۔ باز نہ آیا۔ اور اگرچہ ایسے مجرموں کی توبہ بھی شرعاً قابل پذیرائی نہیں ہے لیکن یہ بدآئین تو اپنے اقرارات باطلہ پر پختگی سے قائم رہا۔ اور تا دم مرگ تائب نہ ہوا۔ آخر کار چند لمحوں کے اندر ہمارے احکام دینیہ و قواعد شرعیہ کے مطابق ایسے طور پر پتھروں کی بارش ہونے لگی۔ اور وہ سنگسار کر دیا گیا کہ اسکے وجود سراپا مطرود پر پتھروں کا ایک بڑا ڈھیر لگ گیا :۔

محکمہ ابتدائیہ کا فیصلہ

۲۰ ماہ اسد ۱۳۰۳ شمسی مطابق ۹ محرم الحرام ۱۳۴۳ھ کو کوتوالی شہر کابل کے قومانداں (کوتوال) کے چالان کرنے پر۔ ملا نعمت اللہ ولد امان اللہ ولد میرزا ساکن موضع خوجہ رخہ علاقہ پنجشیر جو میرزا غلام احمد قادیانی کے پیرووں میں سے تھا۔ محکمہ شرعیہ ابتدائیہ کابل میں حاضر ہوا۔ جب اس سے دریافت کیا گیا تو باوجود اس کے کہ وہ اپنے آپ کو حنفی المذہب کہتا تھا۔ اس نے اقرار کیا۔ کہ میرزا غلام احمد مذکور مسیح موعود و مہدی معہود اور ظلی نبی ہیں۔ اور حضرت عیسٰی روح اللہ علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام جسمانی طور پر زندہ نہیں۔ اور آسمان سے ان کا جسمانی نزول درست نہیں ہے۔ علاوہ ازیں شخص مذکور ان تمام معتقدات کا پیرو اور ماننے والا ہے۔ جن کا معتقد مرزا غلام احمد قادیانی تھا۔ اور اس کی تمام تالیفات و تصانیف کو حق سمجھتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ میں خود بھی ان عقائد کو جو ان کی مذکورہ کتابوں میں مندرج ہیں۔ درست اور صحیح سمجھتا ہوں۔ اور میرزا غلام احمد مذکور اگرچہ نبی صاحب شریعت جدیدہ نہیں ہے۔ لیکن ظلی نبی یعنی فنا فی الرسول ہے۔ اور اس پر وحی بدوں واسطہ جبریل علیہ السلام کے نازل ہوئی۔ اور الہام کو میں اسباب علم میں سے سمجھتا ہوں۔

بنا بریں ملا نعمۃ اللہ مذکور کے اقرارات سے ثابت ہو گیا ہے کہ نعمۃ اللہ غلام احمد قادیانی کے پیرووں میں سے ہے۔ اور اگرچہ میرزا غلام احمد مذکور کا کافر و ملحد اور مبتدع ہونا مشہور اور حد تواتر تک پہنچ چکا ہے۔ اور اس کی کتابیں جو عربی۔ فارسی۔ اور اردو میں اس نے تالیف کیں۔ ایسے کلمات سے پُر ہیں۔ جو صاف طور پر کفر ہیں۔ لیکن یہی باتیں جن کا اس (ملا نعمت اللہ) نے اپنی زبان سے اقرار کیا ہے۔ اور اپنے قلم سے لکھدی ہیں۔ حسب اصول مذہب حنفی اور مطابق عقائد اہل سنت و جماعت (ملا نعمۃ اللہ) مذکور کو اسکے ان صاف الفاظ کی وجہ سے اور اسکے اعتقاد کی وجہ سے کہ مذکورہ بالا کتابیں حق ہیں کافر قرار دیا جانا۔ اور اس کی تاویلات کے اعتبار سے اُسے ملحد اور مبتدع دائمی ٹھہرایا جاتا ہے۔ چنانچہ شخص مذکور نے خود اس بات کا اقرار کیا ہے اور ایسے شخص کی سزا از روئے مذہب امام ابو حنیفہ رح قتل ہے۔ چنانچہ اس سے قبل اعلیٰ حضرت امیر سعید شہید امیر حبیب اللہ خاں کے زمانہ میں ایک شخص بنام عبد اللطیف پر بھی جو قادیانی مذکور کا پیرو تھا۔ علماء وقت کی طرف سے یہی حکم ہوا تھا۔ اور اس کا اجرا کرایا گیا تھا۔ اور ایسے شخص کی توبہ اس کے قتل کے حکم کو ساقط نہیں کر سکتی

اہل سنت و جماعت کے ان علماء کو جنہوں نے مسئلہ نزول عیسیٰ روح اللہ کو بصورت جسمانی بتایا ہے۔ اس مسئلہ میں غلطی خوردہ سمجھتا ہوں۔ گویا اہل تفاسیر اسلام میں سے جو لوگ عیسیٰ روح اللہ علی نبینا و علیہ السلام کے رفع کے معتقد ہیں۔ اور ایسا کہتے ہیں ان کو وہ غلطی پر سمجھتا ہے۔ پس اس بنا پر یہ خادم شرع شریف اس فیصلہ کے حکم کو صحیح سمجھتا ہوا۔ اس کی درستی کی تصدیق کرتا ہے۔ فقط۔ تحریر بروز دوشنبہ ۱۶ محرم ۱۳۴۳ھ مطابق ۲۷ ماہ اسد ۱۳۰۳ھ شمسی۔

عدالت عالیہ تمیز کی تصدیق

فیصلہ مذکورہ بالا عدالت عالیہ تمیز میں پیش ہوا۔ اور علم میں آیا۔ فیصلہ مذکورہ حسب اصول محاکمات شرعیہ درست نہیں نعمۃ اللہ کو جم غفیر کی موجودگی میں سنگسار کرایا جائے"

(اخبار حقیقت (کابل) جلد اول شمارہ ۱۱ بابت ۴ اسنبلہ ۱۳۰۳ شمسی مطابق ۶ صفر المظفر ۱۳۴۳ قمری صفحہ ۴)

یہ وہ فیصلہ ہے۔ جو کابل کی چھوٹی سے لیکر بڑی عدالتوں نے کیا۔ اور جو امیر کی تصدیق کے بعد عمل میں لایا گیا۔ اس میں نہایت ہی ناپاک اور گندے الفاظ ہمارے بھائی کے متعلق استعمال کئے گئے ہیں۔ لیکن جو لوگ وحشت اور درندگی کے آخری حدود طے کر چکے ہوں۔ اور بے گناہ انسان کو قتل کرنے اور خون بہانے میں لذت محسوس کرتے ہوں۔ انکی بد زبانی اور بیہودہ سرائی کا کیا گلہ ہو سکتا ہے۔

اس فیصلہ کا یہ پہلو ان لوگوں کے لئے خاص طور پر قابل توجہ اور لائق غور ہے۔ جو یہ سمجھتے تھے۔ کہ سلطنت کابل نے مولوی نعمت اللہ خانصاحب کو احمدی ہونے کی وجہ سے نہیں۔ بلکہ کسی سیاسی وجہ سے قتل کیا ہو گا۔ کیونکہ اختلاف عقائد کی بنا پر ایسا وحشیانہ سلوک نہایت ہی شرمناک اور لائق ملامت ہے۔ وہ لوگ دیکھیں۔ کہ فیصلہ میں جو الزام لگایا گیا ہے۔ وہ صرف عقائد کے متعلق ہے یعنی حضرت مرزا غلام احمد صاحب کو مسیح موعود و مہدی معہود تسلیم کرنا۔ اور حضرت عیسٰی علیہ السلام کی وفات کا قائل ہونا۔ اور اسی بنا پر سنگساری کا حکم دیا گیا ہے۔ اور اس سزا کی مثال حضرت صاحبزادہ سید عبد اللطیف صاحب مرحوم شہید کا واقعہ پیش کی گئی ہے۔ کہ انہیں بھی احمدیت کی وجہ سے ہی سنگسار کرایا گیا تھا۔

ہمیں تو جس وقت اس ظلم عظیم کی خبر پہونچی تھی۔ اسی وقت ہم نے لکھدیا تھا۔ کہ امیر کابل نے یہ ظلم مولوی نعمت اللہ خانصاحب کے محض احمدی ہونے کی وجہ سے کیا ہے۔ کیونکہ ہمیں پورا پورا یقین اور کامل وثوق تھا۔ کہ ہمارے بھائی کا دامن ہر قسم کے الزامات اور شبہات سے بالکل پاک و صاف ہے۔ اور اس کا گناہ سوائے اس کے اور کوئی نہیں۔ کہ وہ خدا تعالےٰ کے برگزیدہ حضرت مسیح موعود کے خدام میں سے ایک خادم ہے۔ لیکن مسلمان اخبارات نے ہمارے اس بیان پر اس لئے یقین نہ کیا۔ کہ اس سے سلطنت کابل کی سفاکی اور بے رحمی کا ثبوت ملتا تھا۔ اور امیر کابل کی سنگدلی و قساوت قلبی ثابت ہوتی تھی۔ انہوں نے صفائی میں جہاں خیالی اور قیاسی وجوہات پیش کیں۔ وہاں ہمیں بھی بار بار یہ مشورہ دیا۔ کہ جب تک حکومت کابل کی طرف سے اس خبر کی تصدیق نہ ہو جائے۔ اس وقت تک ہم بھی اس کے خلاف آواز نہ اٹھائیں۔ آخر جو بات حق تھی۔ وہ ظاہر ہو گئی۔ اور کابل کے سرکاری اخبار کے ذریعہ ہی ظاہر ہوئی۔ جس میں اب ان اخبارات کے لئے بھی کسی قسم کے شک و شبہ کی قطعاً گنجائش نہیں ہے۔ اور اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ مولوی نعمت اللہ خانصاحب کو محض احمدی ہونے کی وجہ سے قتل کیا گیا ہے۔ حق پسندی کا تقاضا یہ ہے۔ کہ وہ اخبارات جو اس قتل بے گناہ کی وجہ مذہبی اختلاف نہیں قرار دیتے تھے۔ اور جن کے نزدیک یہ ہو نہیں سکتا تھا۔ کہ احمدی ہونے کی وجہ سے مولوی نعمت اللہ خاں صاحب کو سنگسار کیا جائے۔ وہ پورے زور اور جرأت کے ساتھ اس ظلم عظیم کے خلاف آواز اٹھائیں۔ اور سلطنت کابل کے اس سفاکانہ فعل کے خلاف نفرت و حقارت کا اظہار کریں۔ کیونکہ کابل کے سرکاری بیان سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے۔ کہ مولوی نعمت اللہ خاں صاحب کو صرف ان کے احمدی ہونے کی وجہ سے قتل کیا گیا ہے

اب دنیا دیکھے گی۔ کہ کہاں تک ہندوستان کے مسلمان اخبارات جس فعل کو صرف اس لئے ظالمانہ اور سفاکانہ قرار نہیں دیتے تھے۔ کہ انہیں یہ یقین نہ تھا۔ کہ احمدی ہونے کی وجہ سے قتل کیا گیا ہے۔ اب ظالم کے اپنے اقرار پر اس کے خلاف آواز اٹھاتے اور ظلم سے اظہار نفرت کرتے ہیں۔ یا اس جفا کاری پر پردہ ڈالنے اور ظالم کی حمایت کرنے کے لئے کوئی اور راہ اختیار کرتے ہیں۔ اس بارے میں غیر مسلم دنیا بھی بڑے اشتیاق کے ساتھ مسلمانان ہند کے خیالات معلوم کرنے کی منتظر ہے۔ کیونکہ وہ اندازہ لگانا چاہتی ہے۔ کہ مسلمان کہاں تک دیگر مذاہب کے ساتھ رواداری کا سلوک کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اور جو حقوق وہ اپنے لئے چاہتے ہیں۔ وہی دیگر مذاہب والوں کو بھی دینا چاہتے ہیں یا نہیں۔ مثلاً جس طرح مسلمان یہ کہتے ہیں۔ کہ غیر مسلموں میں اسلام کی تبلیغ کرنا۔ ہر ایک مسلمان کا فرض ہے۔ اور اس کے لئے انہوں نے کچھ انجمنیں وغیرہ بھی بنائی ہوئی ہیں۔ اور اخبارات میں ہندوؤں وغیرہ کے مسلمان ہونے کے اعلان بھی کرتے رہتے ہیں۔ کیا اسی طرح وہ دیگر مذاہب کے لوگوں کو بھی اپنے اپنے مذہب کی تبلیغ کا حق دیتے ہیں۔ یا نہیں۔

اس بارے میں ہم مزید تشریح اس وقت کریں گے۔ جب مسلمان اخبارات اپنے خیالات ظاہر کر دیں گے۔

عدالت مرافعہ کابل کا فیصلہ

چونکہ قاعدہ کے رو سے محکمہ شرعیہ کے قومانداں کے ذریعہ مندرجہ بالا فیصلہ کی نسبت مرافعہ کیا گیا۔ اس لئے نعمت اللہ مذکور نے بھی اس محکمہ میں حاضر ہو کر مندرجہ بالا باتوں کے مطابق اقرار کیا۔ اور اس کے علاوہ اس نے یہ بھی اقرار کیا۔ کہ میں

اہل بہاء کا عقیدہ کہ شریعت بابیہ و بہائیہ نے شریعت محمدیہ کو منسوخ کر دیا

(نمبر ۲)

یہ امر ثابت ہو جانے کے بعد کہ اہل بہاء کو اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اور یہ لوگ شریعت محمدیہ علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ کی بجائے۔ شریعت بابیہ و بہائیہ کے معتقد ہیں۔ اب میں اس مضمون کے دو پہلو اور بیان کرنا چاہتا ہوں۔ ایک یہ کہ شریعت بابیہ و بہائیہ کے ماننے کے متعلق کس قسم کے تاکیدی احکام بیان کئے گئے ہیں۔ دوسرے یہ کہ جو لوگ اس شریعت کو نہیں مانتے۔ ان کی نسبت کیا۔ فتوے دے گئے ہیں پہلے میں امر اول کے متعلق بعض احکام بیان کرتا ہوں۔ پھر دوسرے امر کے متعلق بیان کروں گا:

پہلا حوالہ:۔ بہاء اللہ اپنی کتاب ادعیہ محبوب صفحہ ۱۹۵ میں حکم دیتے ہیں:۔

"یا قوم فاتبعوا حدود اللّٰہ التی فرضت فی البیان من لدن عزیز حکیم قل انہ لسلطان الرسل و کتابہ لام الکتاب"

کہ اے قوم اللہ کے جو حدود کتاب البیان میں مقرر کئے گئے ہیں۔ ان کی اتباع کرو۔ تحقیق علی محمد باب تمام رسولوں کا بادشاہ ہے۔ اور اسکی کتاب البیان تمام کتابوں کی ماں ہے۔

اس حوالہ میں جو شریعت کتاب البیان میں بیان کی گئی ہے اس کی اتباع کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

دوسرا حوالہ:۔ کتاب ایقان طبع مصر صفحہ ۱۶۶ میں بہاء اللہ لکھتے ہیں:۔

"در عہد موسیٰ تورات بودہ در زمن عیسیٰ انجیل و در عہد محمد رسول اللہ فرقان و دریں عصر بیان"

کہ جب تک حضرت موسیٰ کی نبوت کا زمانہ تھا۔ اس وقت تک لوگوں کی ہدایت کے لئے تورات تھی۔ اور جب تک حضرت عیسیٰ کی نبوت کا زمانہ تھا۔ تب تک انجیل۔ اور جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا زمانہ تھا۔ اس وقت تک لوگوں کے لئے قرآن مجید تھا۔ اور اس زمانہ میں جو علی محمد باب کا زمانہ ہے۔ ان کی کتاب البیان ہے۔

اس حوالہ کا مطلب بھی یہی ہے۔ کہ البیان میں جو شریعت بیان ہوئی ہے۔ اب اس کی پیروی کی جائے:

اس جگہ اس کتاب البیان کے متعلق یہ بیان کرنا بے محل نہ ہوگا۔ کہ اس کے اتارنے اور نازل کرنے کے مدعی بھی خود جناب بہاء اللہ ہیں۔ جن کے خدا ہونے اور عزیز حکیم ہونے کے متعلق ان کے دعویٰ خدائی کے مضمون میں مفصل ذکر آچکا ہے۔ چنانچہ وہ اپنی کتاب اقدس صفحہ ۹۰ میں لکھتے ہیں:۔

"انظروا ثم اذکروا اذ اتی منزل البیان اعرض عنہ العلماء و کفروا بہ و بآیاتہ الیٰ ان افتوا علیٰ سفک دمہ الاطہر الاقدس"

کہ دیکھو اور یاد کرو۔ جب کہ کتاب البیان کا اتارنے والا (بہاء اللہ) آگیا۔ تو علماء نے اس سے منہ پھیر لیا۔ اور اسکا اور اس کے آیات کا انکار کر دیا۔ یہاں تک کہ انہوں نے اس کے پاک خون کے گرائے جانے کا فتویٰ دے دیا۔

پھر صفحہ ۱۱۵۔ کتاب اقدس میں بہاء اللہ لکھتے ہیں:۔

"یذکرون نقطۃ البیان و یفتون علی من سلہ و یقرؤن الآیات و ینکرون منزلہا"

کہ علی محمد باب جس پر کتاب البیان نازل کی گئی۔ میری مخالف پارٹی کے لوگ ان کو تو یاد کرتے ہیں۔ مگر جس نے علی محمد باب کو دنیا میں بھیجا۔ اس کے خلاف فتوے دیتے ہیں۔ البیان کی آیتوں کو پڑھتے ہیں۔ اور جو ان آیتوں کا اتارنے والا اور نازل کرنے والا (بہاء اللہ ہے) اس کا انکار کرتے ہیں:

پھر بہاء اللہ صفحہ ۴۲ کتاب اقدس میں لکھتے ہیں:۔

"والکتاب یقول قد جاء منزلی"

کہ کتاب البیان پکار کر کہہ رہی ہے۔ کہ میرا اتارنے والا (بہاء اللہ) آگیا ہے۔ غرض بہاء اللہ کا بوجہ دعویٰ خدائی کے یہ ادعا ہے۔ کہ علی محمد باب کی کتاب البیان کا اتارنے والا میں ہوں:

تیسرا حوالہ:۔ تیسرا حکم بہاء اللہ اپنی کتاب اقدس صفحہ ۲۱۶ میں یہ دیتے ہیں:۔

"انا نوصیک والذین آمنوا باخلاقی وما نزل فی کتابی"

کہ اے مخاطب میں تجھ کو اور ان لوگوں کو جو مجھ پر ایمان لائے ہیں۔ حکم دیتا ہوں۔ کہ میرے اخلاق کی اور میری کتاب کی پیروی کریں۔

پھر صفحہ ۷۱ کتاب اقدس میں حکم ہے:۔

"دع ما سوائی و خذ کتابی"

کہ اے میرے متبع میرے سوا سب کو چھوڑ دے۔ اور میری کتاب کو پکڑ لے۔

اور صفحہ ۷۶۔ کتاب اقدس میں لکھتے ہیں:۔

"اسمع ندائی ثم اعمل بما امرت بہ فی ھذا الکتاب"

کہ میری آواز کو سنو۔ اور جن باتوں کے کرنے کا میں نے اس کتاب میں حکم دیا ہے۔ ان پر عمل کرو:

پھر صفحہ ۱۶۱۔ کتاب اقدس میں لکھا ہے:۔

"(کن) آخذاً کتابی الذی اذ نزل خضعت لہ کتب العالم"

کہ اے میری اتباع کرنے والے میری کتاب کو پکڑ لے۔ جس کے اترنے پر دنیا کی تمام کتابیں اس کے سامنے سرنگوں ہیں۔ یعنی اللہ کی تمام کتابیں اس کے آنے سے منسوخ ہو گئی ہیں:

چوتھا حوالہ:۔ کتاب اقدس "بناء کعبتین" کی بحث میں بہاء اللہ فرماتے ہیں:۔

"لیس لاحد ان یتمسک الیوم الا بما ظہر فی ھذا الظہور"

کہ اب کسی کے لئے جائز نہیں ہے۔ کہ سوائے اس شریعت کے جو اب ظاہر ہوئی ہے۔ کسی اور شریعت سے تمسک کرے۔ یعنی شریعت بابیہ و بہائیہ کے آجانے کے بعد کسی دوسری شریعت پر عمل کرنا جائز نہیں ہے:

پانچواں حوالہ:۔ کتاب مبین صفحہ ۳۰۲ میں لکھا ہے:۔

"اعلموا ان الشرائع قد انتہت الی الشریعۃ المنشعبۃ من البحر الاعظم"

بہاء اللہ کہتے ہیں۔ کہ یہ بات سب کو معلوم ہو جانی چاہیئے کہ تمام شریعتوں کی اصل بنیاد اس شریعت پر آکر ختم ہو جاتی ہے۔ جو اس دریائے اعظم سے نکلی ہے۔ یعنی شریعت بہائیہ جو بہاء اللہ نے جاری کی ہے۔ اس پر آکر تمام شریعتیں ختم ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ بہاء اللہ کا بیٹا اور جانشین عبد البہاء افندی بھی اپنے مکاتیب کی تیسری جلد کے صفحہ ۵۰۰ میں لکھتا ہے:۔

"کتاب اقدس مرجع جمیع امم و احکام الٰہی دراں مصرح"

کہ بہاء اللہ کی کتاب اقدس تمام امتوں کا مرجع ہے۔ اور شریعت الٰہیہ کے تمام احکام اس کتاب میں صراحت کے ساتھ بیان کر دیئے گئے ہیں۔ اب کسی اور شریعت کی حاجت نہیں ہے

چھٹا حوالہ:۔ کتاب اقتدار صفحہ ۳۴۲ میں بہاء اللہ کہتے ہیں:۔

"(ھنیئاً لمن) تمسک بالحکمۃ التی انزلنہا فی الواح شتیٰ و بما امرنا العباد بہ فی کتابی المبین"

کہ مبارک ہے۔ وہ شخص جس نے حکمت کی ان باتوں کو پکڑ لیا۔ جو ہم نے مختلف الواح میں نازل کی ہیں۔ اور ان احکام پر عمل کیا۔ جن کا ہم نے اپنی کتاب مبین میں حکم دیا ہے۔ بہاء اللہ کے یہ تمام احکام ثابت کرتے ہیں۔ کہ اہل بہاء کے لئے سوائے شریعت بابیہ وبہائیہ کے کوئی دوسری شریعت قابل عمل نہیں ہے۔ اور اسلام کی تمام شریعت منسوخ ہے۔ اور تمام امتوں کے لئے اب وہی شریعت قابل اتباع ہے۔ جو بہاء اللہ کی کتاب اقدس اور مبین اور دوسری الواح میں بیان کی گئی ہے۔ کتاب اقدس وغیرہ کی شریعت کا گھڑنے والا اور اس کو نازل کرنے والا کون ہے۔ اس کا بیان آگے آئیگا اس جگہ صرف ایک حوالہ جس سے اصولی طور پر کتاب اقدس وغیرہ کی شریعت کا مصنوعی اور بناوٹی ہونا ثابت ہوتا ہے بیان کر دینا کافی معلوم ہوتا ہے۔ اور وہ حوالہ یہ ہے۔ کہ بہاء اللہ اپنی کتاب اقتدار کے صفحہ ۴۷ - ۴۸ میں لکھتے ہیں۔

"اگر اعتراض واعراض اہل فرقان نبود۔ ہر آئینہ شریعت فرقان دریں ظہور نسخ نمی شود"

کہ اگر قرآن مجید کے ماننے والے (باب اور بہاء اللہ سے) اعراض نہ کرتے۔ اور منہ نہ پھیر لیتے۔ اور جو اعتراض ان کے غلط دعاوی پر کئے گئے ہیں۔ وہ اعتراض نہ کئے جاتے تو قرآن مجید کی شریعت کبھی بھی منسوخ نہ ہوتی۔ گویا چونکہ قرآن مجید کے ماننے والوں نے باب اور بہاء اللہ کے غلط دعاوی پر اعتراض کئے ہیں۔ اور ان کے غلط دعاوی کو تسلیم نہیں کیا۔ اس لئے انہوں نے اس کا انتقام لینے کی غرض سے قرآن مجید کی شریعت کو منسوخ کرنے کا ادعا کر کے ایک نئی شریعت کے قائم کرنے کا دعویٰ کر دیا ہے۔ ورنہ حقیقۃً نہ ان کو قرآن مجید کے منسوخ کرنے کی ضرورت تھی۔ اور نہ قرآن مجید کی تعلیم کے ہوتے ہوئے کسی دوسری شریعت کی حاجت تھی۔ یہ حوالہ اہل بہاء پر قوی حجت ہے۔ کہ قرآن مجید کی شریعت کے ہوتے ہوئے کسی دوسری شریعت کی ہرگز ضرورت نہ تھی۔ اور باب اور بہاء اللہ کی شریعت ان کی اپنی خود ساختہ اور بناوٹی ہوئی ہے۔

اس کے بعد میں اب دوسرے پہلو کو لیتا ہوں۔ جو یہ ہے۔ کہ جو لوگ اس شریعت بابیہ وبہائیہ کو نہیں مانتے۔ ان کی نسبت اس شریعت میں کیا وعیدی احکام صادر ہوئے ہیں۔

پہلا حوالہ: علی محمد باب نے جناب "روح المعانی" مفتی بغداد شہاب الدین السید محمود آلوسی کے نام ایک خط لکھا تھا۔ اس میں وہ لکھتے ہیں

"انی انا حینئذ لا وصیتک تم من کان مثلک فی دینک من اولی الاعلی عندکم واولی الادنی ان لا یقبل اللہ عنکم من اعمالکم من شیئی الا وان تدخلن فی البیان وکنتم بآیات اللہ موقنین"

کہ اے شہاب الدین! میں اس وقت تجھ کو اور ان لوگوں کو جو تیرے ہم جنس ہیں۔ اور تیرے ہم مذہب (اہل سنت والجماعت) ہیں۔ خواہ وہ تمہارے نزدیک بڑے ہیں۔ خواہ چھوٹے سب کو یہ حکم دیتا ہوں۔ کہ خدا تمہارے اعمال میں سے کچھ بھی قبول نہیں کریگا۔ جب تک کہ تم البیان کی شریعت کے احاطہ میں داخل نہ ہو جاؤ۔ اور خدا کی ان آیتوں پر جو اس کتاب میں بیان کی گئی ہیں یقین نہ لاؤ۔ اسی خط میں پھر آگے چلکر لکھا ہے:۔

"انی انا یومئذ لو تنفدیت علی الارض بن یرضی اللہ منکم ولا یظھر ھذا الا بما نزل ھذا علیٰ"

کہ اے شہاب الدین یہ میرا زمانہ ہے۔ اس وقت اگر تم ہر ایک چیز جو زمین پر ہے۔ قربان کر دو۔ اور سب کچھ خرچ کر دو۔ تو خدا ہرگز تم سے راضی نہ ہو گا۔ اور خدا کی رضا ہرگز ظاہر نہ ہوگی۔ مگر اسی تعلیم کے ذریعہ جو مجھ پر نازل کی گئی ہے پھر لکھا ہے:۔

"من لم یدخل فی دین اللہ مثلہ کمثل الذین لم یدخلوا فی الاسلام"

کہ جو لوگ میرے اس دین میں داخل نہیں ہونگے۔ ان کی وہی حالت ہے۔ جیسی ان کی جو اسلام کے زمانہ میں اسلام میں داخل نہیں ہوئے تھے۔ یعنی جو حال اسلام کی شریعت کے منکروں کا میرے زمانہ سے پہلے تک تھا۔ وہی حال میری شریعت کے منکروں کا اب ہوگا۔ خواہ وہ اہل اسلام ہیں۔ خواہ غیر اہل اسلام چنانچہ یہ بھی اسی خط میں علی محمد باب نے لکھا ہے۔

"یومئذ لا ینفعکم دینکم ولا اعمالکم بمثل لا ینفع الذین اوتوا الکتاب دینھم بعد محمد رسول اللہ"

کہ آج کے دن مسلمانوں کو ان کا دین اور ان کے اعمال اسی طرح نفع نہیں دینگے جس طرح حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے کے بعد اہل کتاب (یہود ونصاریٰ) کو ان کا دین کوئی نفع نہیں دے سکتا۔ یعنی جس طرح دین اسلام کے بعد تورات وانجیل پر عمل کرنا۔ ذریعہ نجات نہیں تھا اسی طرح اب شریعت اسلام پر عمل کرنا بھی کوئی فائدہ نہیں دے سکتا۔ غرض علی محمد باب نے کھول کر بتا دیا ہے۔ کہ جو لوگ اس شریعت جدیدہ کو نہیں مانتے۔ وہ کسی طرح نجات نہیں پا سکتے۔ اور انکا حال وہی ہے۔ جو یہود ونصاریٰ کا ہے

دوسرا حوالہ: بہاء اللہ اپنی کتاب اقدس صفحہ ۲۲۹ میں لکھتے ہیں:۔

"انہ یاخذ من کفر بہ ویعذب الذین انکروا ما ظھر"

کہ خدا مواخذہ کرے گا۔ ہر اس شخص سے جس نے اس بات کو نہ مانا۔ اور عذاب دیگا۔ ان لوگوں کو جنہوں نے ان باتوں کا انکار کیا۔

تیسرا حوالہ: کتاب مبین صفحہ ۱۸۱ میں لکھا ہے:۔

"ارتفع سماء البیان وثبت ما نزل فیہ ان الذین انکروا اولئک فی غفلۃ وضلال"

بہاء اللہ کہتے ہیں۔ کہ کتاب بیان کا رتبہ بلند ہو گیا۔ اور جو کچھ اسمیں اتارا گیا تھا۔ وہ ثابت ہو گیا۔ اور جو لوگ اس کے منکر ہیں۔ وہ غفلت اور گمراہی میں ہیں۔ اور اسی کتاب کے صفحہ ۲۸۳ میں لکھا ہے:۔

"قد خسر الذین کذبوا بآیاتنا سوف تاکلھم النیران"

کہ جو لوگ ہماری آیات کی تکذیب کرتے ہیں۔ وہ گھاٹے میں ہیں اور عنقریب ان کو آگ کھا جائے گی۔

چوتھا حوالہ: ادعیہ محبوب صفحہ ۳۲ میں بہاء اللہ لکھتے ہیں

"لو یقرأ احد کل الکتب ولا یؤمن بہ لا ینفعہ ابداً ولو یقرأ آیۃ من آیاتہ لیکفیہ"

کہ میں وہ ہوں۔ کہ اگر کوئی شخص تمام کتابوں کو پڑھتا ہے اور مجھ پر ایمان نہ لائے۔ تو اس کو ان کتابوں کے پڑھنے سے ہرگز کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ اور اگر کوئی شخص میری آیات میں سے ایک آیت بھی پڑھ لے گا۔ تو وہ ایک آیت اس کے لئے کافی ہو جائیگی۔ اسی طرح کتاب اقدس بحث "بنا کعبتین" میں لکھا ہے:۔

"من یقرء آیۃ من آیاتی لخیر لہ من ان یقرء کتب الاولین والآخرین"

کہ جو شخص میری کتاب کی آیتوں میں سے ایک آیت بھی پڑھے گا۔ تو وہ ایک آیت اس کے لئے تمام اولین وآخرین کی کتابوں کے پڑھنے سے بہتر ہوگی۔

پانچواں حوالہ: مجموعہ الواح مبارکہ صفحہ ۱۷۸ میں بہاء اللہ لکھتے ہیں:۔

"لم یکن لکم مقر الا فی اصل الجحیم"

کہ اے میرے منکرو۔ تمہارا کوئی ٹھکانا سوائے دوزخ کے نہیں ہے۔

چھٹا حوالہ: مجموعہ الواح مبارکہ صفحہ ۱۹۳ میں لکھا ہے:۔

"[illegible] در حین ظہور از آنچہ بآں متمسک بودہ اند نفع نبخشیدہ"

[illegible] سے چند سطر پہلے لکھا ہے:۔

"اگر کل بعبادت اولین وآخرین قیام نمایند واقل من حین در ایں امر بدیع توقف نمایند عند اللہ لاشئی محض مشہود آیند ومعدوم گردند"

کہ میرے ظاہر ہونے سے پہلے جن شریعتوں کو لوگوں نے پکڑا ہوا تھا اس سے ان کو کوئی فائدہ نہیں۔ اور اگر کوئی شخص پہلوں اور پچھلوں کی سی عبادت بجا لائے۔ اور دین بہاء کے قبول کرنے میں ایک ذرہ بھی دیر کرے۔ تو وہ محض بیکار اور لاشئی ہے۔

(خاکسار فضل الدین۔ پلیڈر۔ قادیان)

(اشتہارات کی صحت کے ذمہ دار خود مشتہر ہیں نہ کہ الفضل) (ایڈیٹر)

باہتمام عبدالرحمن صاحب کشمیری۔ قادیان پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام قادیان میں چھپ کر شائع ہوا)